



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 26-25/AIMS
December 26, 2025

فکر و نظر

ہم 1941–2025 کے دوران جماعت اسلامی کے داخلی اختلافات اور انشعاقی موجوں کا سیاسی، نظریاتی اور ادارہ جاتی تجزیہ ایک یکجا، معروضی اور مستند بیانیے کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Jamaat-e-Islami, political splits, ideological conflicts, organizational structure

Keywords: resignations, political practice, religious movements, institutional rigidity

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

یہ دکھاتی ہے کہ آٹھ دہائیوں میں کلیدی اراکین کی رخصتیوں کا سلسلہ ایک (1941–2025) جماعت اسلامی پاکستان سے انشعاقات کی زمانی تاریخ مسلسل داخلی اضطراب کی علامت تھا، اور اس کی سیاسی، نظریاتی اور ادارہ جاتی تحلیل اُن وجوہ کو منضبط طور پر آشکار کرتی ہے جن سے اختلافات اور انشعاق تک کی وہ پیش رفت جس نے جماعت کی تاریخ اور شناخت کو تشکیل دیا۔ اس طویل عرصے میں قیادت کے انخلاء، "اتحاد سے افتراق" یعنی —پیدا ہوئے — میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے زیر تصور قائم ہونے والی جماعت 1941 نمایاں شخصیات کی علیحدگی، اور حقیقی زمانی نقشہ کار سے واضح ہوتا ہے کہ

ابتدا ہی سے فکری، سیاسی اور کلامی کھچاؤ کا شکار رہی۔ دہائیوں تک متعدد — جسے قرآنی اخلاقی اصلاح اور فکری ضبط پر قائم ایک انقلابی اسلامی تحریک ہونا تھا ممتاز اہل فکر جماعت میں مذہبی تجدید کی بلند توقعات کے ساتھ آئے مگر داخلی سخت گیری، حکمت عملی کے تضادات یا نظریاتی مایوسی کے باعث رخصت بمقابلہ فکری تنوع، درجہ بند نظم بمقابلہ علمی (dogmatism) جزئیّت : ہوئے۔ اُن کے استغنے بار بار اسی بنیادی کشش کی طرف اشارہ کرتے ہیں خود مختاری، اور مذہبی آئینہ یلزم بمقابلہ سیاسی عملیت۔

ابتدائی فکری علیحدگیوں نے واضح کر دیا کہ جماعت کی نظریاتی اور طریقہ کار کی بنیادیں روایتی تعبیر اور جدید عقلی تفسیر کے درمیان پائیدار مطابقت پیدا نہ سے پہلے مودودی کے ساتھ رفاقت کی، مگر اُن کا قرآنی مرکزیت پر مبنی عقلی منہج جماعت کی اُس روش سے متصادم 1947 کر سکیں۔ غلام احمد پر ویز نے تھا جس میں حدیث کو واجب الاتباع قانونی ماخذ مانا جاتا تھا؛ یوں پہلا فکری شکاف وجود میں آیا۔ ابوالحسن علی ندوی نے وسط چالیس کی دہائی میں اسلام کی چنانچہ وہ جماعت کے ابھرتے — سیاسی تعبیر سے اختلاف کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ اسلام کی اصل ترجیح اخلاقی و روحانی احیاء ہے، اقتدار نہیں ادا خرچ چالیس میں اسلام کی سیاسی تعبیر اور قیادت — جماعت کے ممتاز علماء میں سے — سیاسی فریم ورک میں ساتھ نہ رہ سکے۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے آمرانہ اسلوب پر شدید اختلاف کے بعد جدا ہوئے، جس سے فکری مرکزیت کی ساختی کمزوری بے نقاب ہوئی۔

سیاسی عملیت پسند اور قدامت پسند علماء اُس وقت الگ ہوئے جب انقلابی جماعتی ماڈل ریاست سازی اور مقامی مذہبی قیادت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہ رہ نے تقسیم ہند کے بعد جماعت کی محاذ آرائی پر مبنی سیاست سے فاصلہ اختیار کیا اور نظریاتی ہیجان — جو بعد ازاں وزیراعظم بنے — سکا۔ چودھری محمد علی پر عملی ریاستی تعمیر کو ترجیح دی۔ مولانا عبدالستار نیازی نے ابتدائی پچاس میں جماعت کے انقلابی رجحان سے اختلاف کرتے ہوئے نچلی سطح کے علما پر مبنی متحرک نیٹ ورکنگ کو ترجیح دی اور علیحدہ دھڑا قائم کیا، جو تنظیمی ڈسپلن کے برعکس مقامی خطیبانہ و مذہبی فعالیت پر زور دیتا تھا۔

میں پارلیمانی سیاست 1957 روحانی قیادت کے بحران اور تنظیمی کنٹرول کی سختی نے وسط صدی میں نمایاں فکری ہجرتوں کو جنم دیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے قرار دے کر جماعت سے استعفیٰ دیا اور تنظیم اسلامی قائم کی، جو قرآنی مرکزیت اور روحانی تطہیر کو محور بناتی تھی۔ پروفیسر نعیم، ”جمہوری سمجھوتہ“ کو ادا خرچ پچاس میں اس بنیاد پر جدا ہوئے کہ قیادت روحانی تربیت کو نظر انداز اور بیوروکریٹک سختی کو فروغ — مودودی کے قریبی فکری رفیق — صدیقی دے رہی ہے؛ انہوں نے تحریک اسلامی پاکستان کے ذریعے اخلاقی احیاء کا پروگرام پیش کیا۔

ساٹھ کی دہائی میں عوامیت پسند مذہبی بیانیہ اور دانشورانہ تنقید نے جماعت کی ساختی بحران کو گہرا اور تنظیمی گرفت کو کمزور کر دیا۔ کوثر نیازی کو جماعتی نظم سے باہر مقبول خطابت اور عوامی مذہبی ڈسکورس پر مابعد اخراج کا سامنا ہوا، پھر اُن کی پیپلز پارٹی میں شمولیت اور وزارت نے ظہر بینش سے عوامیت کی طرف نظریاتی انتقال کی علامت قائم کی۔ مولانا وحید الدین خان جماعت کے اقتدار مرکز بیانیے سے دل برداشتہ ہو کر پر امن دعوت اور فکری مکالمے کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی بنیاد پر جماعتی تعبیر کی نقد کی۔ اسی دہائی میں خورشید احمد نے فعلی سیاست سے پالیسی تحقیق کی طرف وزن منتقل کیا اور انسٹی یہ رجحان اس وسیع تر میلان کی علامت تھا کہ متعدد اہل علم ایکٹو ازم سے انسٹی ٹی — ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے ذریعے ادارہ جاتی علم سازی کو محور بنایا ٹیوشنل اسکالرشپ کی طرف جارہے تھے۔

ضیاء الحق کے بعد پالیسی جمود اور نصابی تھکن نے سینئر اہل فکر کو قائل کیا کہ اسلامائزیشن کے موقع کو پائیدار نظامی اصلاح میں نہیں بدلا جاسکا۔ سید اسد گیلانی نے اواخر ستر میں اسی مایوسی کے تحت رخصتی اختیار کی۔ ڈاکٹر رفیق احمد، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اور ڈاکٹر مبارک علی نے علمی آزادی، تحقیقی یہ اس حقیقت کا اظہار تھا کہ جماعت اکیڈمک خود مختاری سمونہ سکی۔ عبدالغفور احمد — سنسر شپ اور نظریاتی سختی پر تنازعات کے بعد علیحدگی اختیار کی نے بھودور میں سیاسی مذاکراتی حکمت عملی کی ناکامی پر استغفادے کرداخلی فیصلہ سازی کی کمزوری کو نمایاں کیا۔

اسی کی دہائی میں فرقہ بندی اور حکمت عملی کی کوتاہی نے اہل علم اور سابق طلبہ قیادت کو مرکز سے مزید دور کر دیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی فرقہ وارانہ تحریکوں اور ضد احمدیہ فعالیت کی طرف چلے گئے جو جماعت کے فکری منہج سے مختلف تھی۔ سابق ناظم اعلیٰ آئی جے ٹی محمد علی درانی تنظیمی سیاست اور کیریئرزم کے تقاضوں کے تحت بالآخر ق لیگ سے جا ملے، حافظ سلمان بٹ دھڑے بندی کے باعث نکالے گئے مگر خود مختار شہری فعالیت جاری رکھی۔ ترقیاتی حکمرانی کو ترجیح دی، جاوید ہاشمی نے مذہبی انحصاریت پر جمہوری کثرت کو / احسن اقبال نے آئی جے ٹی پس منظر کے باوجودن لیگ میں ٹیکنوکریٹک فوقیت دے کر پہلے ن لیگ اور پھر پی ٹی آئی کا رخ کیا۔

توے کی دہائی میں شہری اور علاقائی بنیادیں اس لیے بکھریں کہ مرکزی سخت گیری مقامی سیاست اور شہری نظم کے تقاضے پورے نہ کر سکی۔ کراچی کے یہ شہری طبقات — تنظیم کار سید عبدالرشید اور سید ساجد نعیم نے اندرونی جمہوریت کی کمی، بیوروکریسی اور قیادتی جمود کے خلاف احتجاجاً علیحدگی اختیار کی قائم کر کے عسکری نفاذ شریعت کا بیانیہ اپنایا، جو جماعت (TNSM) میں تحریک نفاذ شریعت محمدی 1992 کی ناراضی کا اظہار تھا۔ سنی محمد نے کے رد عمل میں ایک انتہا پسندانہ انحراف تھا۔ پروفیسر خورشید ندیم فکری اختلاف کے بعد میڈیا و اکیڈمی میں عقلی اسلامی گفتگو، “غیر فعال سیاست” کی کے علمبردار بنے۔ عبدالرشید ترابی نے کشمیر کے سیاق میں علاقائی خود مختاری اور مقامی شمولیت کو مرکزی جماعتی سیاست پر ترجیح دیتے ہوئے فاصلہ اختیار کیا۔

دو ہزار کی دہائی ادارہ جاتی جمود اور جدید سیاسی معنویت کے زیاں کی آئینہ دار بنی۔ ضیاء اللہ شاہ نے شفافیت کے فقدان، کمزور انتخابی حکمت عملی اور تعلیم یافتہ یہ انتخابی — متوسط طبقے تک رسائی نہ بنانے پر استغفادیا۔ لیاقت بلوچ نے فعال سیاست گھٹا کر بین المذاہب اور شہری پہل کار کی طرف توجہ بڑھائی قدیم تنظیمی طریق ”میں اسلامی جمعیت طلبہ کے وسیع حلقوں سے وابستہ نئی نسل نے 2000s–2020s جمود پر داخلی مایوسی کی علامت تھی۔ میں قسرو جبر پر مبنی نفاذی منہج کی مخالفت کرتے 2000s اور سیاسی اختراع کی کمی پر مسلسل دوری اختیار کی۔ ڈاکٹر جاوید احمد غامدی نے اوائل “کار ہوئے المور د اور دلیل کے ذریعے دلیل پسند، شہادت پر مبنی تعبیر دین کو فروغ دیا۔

کے مرحلے میں یہ حقیقت نمایاں کر دی کہ جماعت نظریاتی سطح پر باقی مگر سیاسی سطح پر متفرق اکائیوں 2023–2025 اصلاح، تجدید اور بکھراؤ نے میں منقسم ہے۔ حافظ نعیم الرحمن نے ڈیجیٹل شفافیت، نوجوانوں کی بسیج اور شہری حکمرانی میں اصلاحات کے ذریعے عوامی مرئیت بڑھائی، مگر روایت یہ — میں اپنی پارٹی جو اُن کی اور آزادانہ انتخاب لڑا 2024 نے (وابستہ J&K سابق) پسند حلقوں نے اسے نظریاتی کمزوری سمجھا۔ ڈاکٹر طلعت مجید میں آزاد حیثیت سے انتخابی شرکت نے کشمیری سیاق میں عملی 2024 قیادت کے جمود اور عدم اعتراف پر رد عمل تھا۔ سیار احمد ریشی اور طلعت مجید کی

پابندی کے بعد JeI کی بنیاد رکھی تاکہ (JDF) میں جسٹس اینڈ ویلپمنٹ فرنٹ 2025 جمہوریت کی طرف جھکاؤ دکھایا۔ عبدالرحمن شالہ نے PDF-صدر بنے اور قانونی سیاست و حکمرانی پر زور دیا۔ حکیم محمد یاسین نے JDF میں 2025 قانونی سیاسی شرکت ممکن ہو۔ شمیم احمد ٹھوکر اپریل میں باقی ماندہ ڈھانچوں میں داخلی حکمرانی پر 2025 اشتراک کے ذریعے شمولیتی گورننس کے ماڈل کو آگے بڑھایا۔ غلام محمد بھٹ نے ستمبر JDF میں ضمیر، انسانی حقوق، جمہوریت اور عدالتی 2025 جو تنظیمی انتشار کی علامت تھی۔ سینئر مشتاق احمد خان نے اکتوبر — دھڑے بندی کو مہمیز دی انصاف کی بنیاد پر استعفا دیا اور ادارہ جاتی جواب دہی اور عمران خان کے منصفانہ ٹرائل کا مطالبہ کیا۔

ان رخصتیوں کی زمانی کڑی یہ علمی نتیجہ ثابت کرتی ہے کہ جماعت کا دیرپا شناختی بحران دراصل اس ساختی تضاد کا اظہار ہے جس میں نظریاتی طہارت اور کے مشتاق احمد خان تک ہر استعفا اسی تکراری 2025 کی دہائی کے غلام احمد پرویز سے 1940 عملی موافقت کو ایک ہی فریم میں جمع نہیں کیا جاسکا۔ جبکہ قیادت کی سخت — اہل فکر علمی خود مختاری کے لیے نکلے، سیاست دان سیاسی معنویت کے لیے، اور علما اقتدار دینی کے لیے: منطق کی شہادت ہے مرکزیت اور کثرتیت کا خوف اندرونی یگانگت کو مسلسل کھوکھلا کرتا رہا۔ اصلاح کی متواتر کوششوں کے باوجود نتیجہ ایک ایسا ورثہ ہے جس میں عقیدت بھی اور جو تحریک کو ایک یکساں جماعت سے بدل کر متعدد اداروں، شخصیات اور بیانیات کے منتشر نیٹ ورک میں بدل — ہے، اختلاف بھی، اور مایوسی بھی دیتا ہے۔

Reference:

- Ahmed, I. (2018). *Islamic movements in Pakistan: Political and organizational perspectives*. Retrieved from <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/>
- Nasr, S. V. R. (2000). *Islamic resurgence in Pakistan: Origins and consequences*. Retrieved from <https://www.cambridge.org/core/books/>
- Papanek, G. F. (1973). *Pakistan's Islamic movements: Ideological and political dynamics*. Retrieved from <https://www.jstor.org/stable/>
- Wilder, A. R. (1999). *The Pakistani political system and Islamic parties*. Retrieved from <https://www.routledge.com/>
- Fair, C. C. (2014). *Fighting to the end: The Pakistan army, its enemies, and the future of the Islamic state*. Retrieved from <https://www.taylorfrancis.com/books/>
- Nasr, S. V. R., & Khalid, M. (2010). *The evolution of Islamist politics in Pakistan*. Retrieved from <https://www.brookings.edu/>
- Juergensmeyer, M. (2003). *Global religion and Islamist movements*. Retrieved from <https://www.oxfordscholarship.com/>
- Rizvi, H. A. (2000). *Military, politics and Islam in Pakistan*. Retrieved from <https://www.springer.com/>
- Khan, H. (2012). *Religious political parties in Pakistan: Structure and dynamics*. Retrieved from <https://www.pakistanstudies.org/>
- Nasr, S. V. R. (2001). *Islamic political identity in Pakistan: Movements and parties*. Retrieved from <https://www.jstor.org/stable/>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

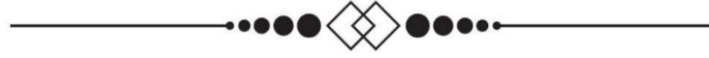
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).